65965 ـ كیا عورتیں نماز تراویح كے لیے كسی ایك گھر میں جمع ہو سكتی ہیں ؟

سوال

ہم ایك گاؤں میں رہتی ہیں جہاں عورتیں مسجد میں نہیں جاتیں، اور مسجد میں عورتوں كے لیے جگہ بھی مخصوص نہیں ہے، تو كیا كچھ عورتیں كسی ایك گھر میں جمع ہو كر باجماعت نماز تراویح ادا كر سكتی ہیں ؟
اور اگر ایسا كرنا جائز ہے تو كیا یہ نماز تراویح سری ادا كریں یا كیا كریں ؟
اور اگر نماز جہری ہو مثلا فجر یا مغرب اور عشاء كی نماز تو وہ یہ نمازیں باجماعت كس طرح ادا كریں، اور جماعت كرانے والی بھی ایك عورت ہو تو كیا وہ قرات اونچی آواز سے كرینگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورتیں كسی ایك كے گھر میں نماز تراویح كی ادائیگی كے لیے جمع ہو سكتی ہیں، لیكن شرط یہ ہے كہ بن سنور اور میك اپ كر كے نہ نكلیں، اور فتنہ سے امن ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" جب فتنہ سے امن ہو تو عورتیں عورتیں نماز تراویح میں آ سكتی ہیں، لیكن شرط یہ ہے كہ وہ باپرد ہو كر نكلیں، اور بے پردہ اور بن سنور كر اور خوشبو لگا كر نہ نكلیں " انتہی

دیكھیں: فتاوی ابن عثیمین (14) سوال نمبر (808).

اور ان كے لیے افضل اور بہتر یہ ہے كہ ہر ایك عورت اپنے گھر میں اكیلی نماز ادا كرے، بلكہ وہ اپنے گھر كے آخری كمرہ میں ادا كرے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے كہ عورتوں كی فرضی نماز گھروں میں ادا كرنا مسجد میں ادا كرنے سے بہتر اور افضل ہے، تو پھر نفلی نماز تو بالاولی گھر میں بہتر ہو گی.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورتوں كے بہتر مسجدیں ان كے گھر كی گھرائی ہے "

مسند احمد حديث نمبر (26002) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر (341) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

بلكہ عورت كا اپنے گھر ميں نماز ادا كرنا مسجد حرام يا مسجد نبوى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا ميں باجماعت نماز ادا كرنے سے بھى افضل اور بہتر ہے.

ابو حميد الساعدى رضى اللہ تعالى عنہ كى بيوى ام حميد رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور كہنى لگى: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں آپ كے ساتھ نماز ادا كرنا پسند كرتى ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" مجھے علم ہے كہ تو ميرے ساتھ نماز ادا كرنا پسند كرتى ہے، تيرا گھر ميں نماز ادا كرنا تيرا اپنے كمرہ ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور گھر كے صحن ميں نماز ادا كرنا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور تيرا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنا ميرى مسجد ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے"

راوى كہتے ہيں كہ تو انہيں حكم ديا تو ان كے گھر كے آخر اور اندھيرے ميں نماز ادا كرنے كے ليے جگہ بنا دى گئى، تو وہ موت تك وہيں نماز ادا كرتى رہيں "

مسند احمد حديث نمبر (26550) ابن خزيمہ رحمہ اللہ نے حديث نمبر (1689) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر (340) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

امام ابن خزيمہ رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث پر مندرجہ ذيل باب باندھا ہے:

باب ہے عورت كا اپنے كمرہ ميں نماز ادا كرنا اپنے گھر ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور اس كا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنا مسجد نبوى ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے اگرچہ مسجد نبوى ميں نماز باقى مسجدوں سے ايك ہزار نماز سے افضل ہے، اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا مندرجہ ذيل فرمان ہے:

" ميرى مسجد ميں نماز باقى مسجدوں ميں ايك ہزار نمازوں سے افضل ہے"

اس سے مراد مردوں كى نماز ہے، نہ كہ عورتوں كى.

شيخ عبد العظيم آبادى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عورتوں كى نماز گھر ميں افضل ہونے كى وجہ يہ ہے كہ اس سے وہ فتنہ سے امن ميں رہتى ہيں، اور اس كى تاكيد اس سے ہوتى ہے كہ جو كچھ عورتوں نے بے پردگى اور زيبائش اختيار كرنا شروع كى دى ہے"

دیکھیں: عون المعبود (2 / 193).

دوم:

جب مندرجہ بالا شروط کے مطابق عورتیں کسی گھر میں جمع ہوں تو ان کے لیے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اور ان کی امام کرانے والی عورت ان کے وسط میں کھڑی ہو گی نہ کہ ان کے آگے، اور نہ ہی وہ اپنے محرم مردوں کی جماعت کرائے گی، اور وہ جھری نمازوں میں اسی طرح اونچی آواز سے پڑھے گی جس طرح مرد پڑھتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی آواز مردوں کو سنائی نہ دے، لیکن اگر اس کے محرم مردوں کو اس کی آواز جاتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ام روقہ بنت عبد اللہ بن نوفل انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنےگھر والوں کی جماعت کروایا کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (591) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (493) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ اذان اور اقامت کہا کرتی اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان کی جماعت کروایا کرتی تھیں.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرضی نماز میں عورتوں کی امام کروائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں.

اور حجیرۃ بنت حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہماری امامت کروائی اور وہ عورتوں کے وسط میں کھڑی ہوئیں.

اور ام الحسن بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو عورتوں کی امامت کرواتے ہوئے دیکھا، وہ ان کے ساتھ دو صفوں میں کھڑی ہوتی تھیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ان آثار کی تخریج کرنے کے بعد کہتے ہیں:

بالجملہ یہ آثار عمل کے لیے صحیح ہیں اور خاص کر جبکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی تائید کرتے ہیں:

" عورتیں مردوں کی شقائق ہیں "

دیکھیں: صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (153 ـ 155). مختصرا

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورت نماز میں اونچی آواز سے پڑھے گی اور اگر وہاں (مرد) ہوں تو پھر وہ اونچی آواز سے نہیں پڑھے گی، لیکن اگر وہ مرد اس کے محرم ہوں تو پھر اونچی آواز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 17).

واللہ اعلم .